Regd. No. L. 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ — لاہور

یوم چہارشنبہ (بدھ)

شرح چندہ
سالانہ ۲۱ روپے
ششماہی ۱۱ ”
سہ ماہی ۶ ”
ماہوار ۲½ ”
فی پرچہ ۱/

۱۴ ربیع الاول ۱۳۶۹ھ

جلد ۳۸/۴	۴ فتح ۱۳۲۹ ہش	۴ جنوری ۱۹۵۰ء	نمبر ۱

اخبار احمدیہ

لاہور ۳ جنوری۔ مکرم نواب محمد عبداللہ خاں صاحب کی طبیعت آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ احباب صحت کاملہ کیلئے انہیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

پاکستان، ہندوستان کے کوئلے پر پابندی عاید کر دینے سے خائف نہیں ہے

لندن ۳ جنوری۔ مانچسٹر گارڈین کے نامہ نگار خصوصی مقیم کراچی کا اپنے جریدہ میں اس عنوان سے ایک مقالہ شائع کیا ہے "پاکستان ہندوستان کے کوئلے پر پابندی عاید کر دینے سے خائف نہیں ہے۔" انہوں نے لکھا ہے کہ یہاں یہ امر واضح طور پر محسوس کیا جا رہا ہے کہ پاکستان پوری خود اعتمادی کے ساتھ اس صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہے۔ جو یہ عجلت دشوار پذیر ہو رہی ہیں۔ مقالہ نگار نے آگے چلکر لکھا ہے کہ ہندوستان سے سابقہ معاملات نے پاکستان کو متنبہ کر دیا تھا کہ اس طرح کی صورت حال پیدا ہو سکتی ہے اس لئے ضروری اشیاء کی درآمد کے دوسرے ذرائع کا جائزہ لیا جا چکا تھا۔ خیال کیا جا رہا ہے کہ ملک کے پاس اس وقت تک کے لئے کوئلے کی ضروری مقدار موجود ہے۔ جب تک کہ کہیں اور سے مزید سپلائی حاصل ہو سکے۔ نامہ نگار نے یہ بھی لکھا ہے کہ پاکستانی روپیہ کی شرح کم نہ کرنے سے ہندوستان کے غیر معاملہ روپیہ کی وجہ پاکستان نہیں سمجھ سکا ہے اور کہ اگر ہندوستان نے اپنی ضروریات کے لئے اپنے فطری معاون پاکستان کے بجائے کسی اور جانب رجوع کرنا چاہا تو اسے برطانی خزانہ سے مزید ڈالری امداد کی درخواست کرنی پڑے گی۔ (اسٹار)

مشرقی بنگال کے عوام اپنے قومی وطن کے دفاع کیلئے اپنے خون کا آخری قطرہ بہانے کا تہیہ کر چکے ہیں

ڈھاکہ ۳ جنوری۔ آج شام ڈھاکے میں ہندو مہاسبھا کے ہندوستان و پاکستان کو از سر نو یکجا کر دینے کی قرارداد پر نکتہ چینی کرتے ہوئے مشرقی بنگال کے وزیراعظم مسٹر نور الامین نے کہا۔ لڑائی کی باتیں کرنے والوں کو خبردار رہنا چاہئے کہ مشرقی بنگال کے عوام اپنے قومی وطن کے دفاع کے سلسلے میں ہر جارحانہ اقدام کی مدافعت کے لئے اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہا دینے کا تہیہ کر چکے ہیں۔

بیان کے شروع میں آپ نے کہا مجھے حیرانی ہے کہ حکومت ہند یا کسی ذمہ دار ہندوستانی لیڈر نے اس کی خاطر خواہ الفاظ میں مذمت نہیں کی۔ سوائے پنڈت نہرو کے جن کا کہنا ہے کہ اس وقت یہ مطالبہ معقول نہیں۔ گویا کسی وقت یہ مطالبہ معقول بھی ہو سکتا ہے۔ آپ نے ڈاکٹر کھارے کے مشرقی بنگال کے بعض اضلاع کے مطالبے کو بھی غیر معقول قرار دیا اور کہا اب دونوں ملکوں کو ملانے کا مطالبہ نہ صرف غیر معقول ہے بلکہ خود اختیاری کے قانون کے سراسر خلاف ہے۔

وراثت ٹیکس بل

کراچی ۳ جنوری۔ آج پاکستان پارلیمان نے وراثت ٹیکس کا بل پاس کر دیا ہے۔ اس بل کی رو سے ایک لاکھ یا اس سے زائد کی جائداد چھوڑنے پر وراثت ٹیکس عاید ہوا کرے گا۔ البتہ وہ ترکے اور وراثتیں جو مذہبی کاموں کے لئے وقف ہوں گے۔ ان پر ٹیکس نہیں لگا کرے گا۔

دوستی پختہ ہونے لگی

نئی دہلی ۳ جنوری آج نئی دہلی میں ہندوستان اور افغانستان کے درمیان دوستی کے ایک معاہدے پر دستخط ہو گئے

کراچی ۳ جنوری۔ بین الاقوامی مالی فنڈ کی رکنیت کے لئے جو درخواست دی تھی اسے انتظامیہ ڈائریکٹر نے منظور کر لیا ہے اب یہ درخواست مزید غور کے لئے گورنروں کے بورڈ پیش ہو گی۔ اس رکنیت کا اعلان اگلے مہینہ میں ہو گا

عراق اور پاکستان کا تجارتی معاہدہ

بغداد ۳ جنوری۔ عراق پاکستان کے ساتھ بھی ایک تجارتی معاہدہ کرنے کی تجویز رکھتا ہے۔ جس پر ہندوستان کے ساتھ طے شدہ معاہدہ کے ساتھ ہی دستخط ہوں گے۔ حال ہی میں مصر اور مغربی جرمنی کے درمیان جو معاہدہ ہوا تھا۔ اس کی ایک نقل قاہرہ سے موصول ہوئی ہے۔ کیونکہ اسی قسم کے معاہدہ کی عراق کے ساتھ بھی تجویز ہے (اسٹار)

یروشلم پر بین الاقوامی کنٹرول خطرناک ثابت ہو گا!

لندن (ریڈیو سے) ۳ جنوری، یہاں عام خیال یہ ہے کہ عظیم تر یروشلم کو ایک بین الاقوامی حیثیت دینے اور اسے مجلس اقوام کے نظم و نسق کے ماتحت لانے کے بارے میں جنرل اسمبلی نے جو قرارداد منظور کی ہے۔ ٹرسٹی شپ کونسل کو اسے عملی جامہ پہنانے میں بہت بڑی مشکلات کا سامنا کرنا ہو گا۔ ٹرسٹی شپ کونسل کو پہلے یروشلم کی بین الاقوامی حکومت کے لئے ایک قانون تجویز کرنا ہے۔ پھر اس کا نفاذ کرنا ہے اور ایک گورنر بھی مقرر کرنا ہے۔ جبر کا کام بہت مشکل ہو گا۔ جنرل اسمبلی میں یہ تجویز پیش ہوئی۔ تو انتالیس ووٹ اس کے حق میں پڑے۔ پندرہ خلاف اور چھ ووٹ غیر جانبدار ہے۔ برطانیہ اور امریکہ نے اسے ناقابل عمل قرار دیتے ہوئے مخالفت میں ووٹ ڈالے

جیسا کہ متوقع تھا۔ عمان اور تل ابیب سے اس فیصلے کے خلاف شدید احتجاج ہوا ہے۔ برطانیہ نے صاف صاف کہہ دیا ہے کہ جن اقدامات کو عرب اور یہودی دونوں قبول نہ کریں۔ برطانیہ ان کے نفاذ میں کوئی مدد نہیں دیگا۔ اسمبلی کی بحث میں تقریر کرتے ہوئے سر الگزینڈر کاڈوگن نے کہا۔ برطانوی پالیسی شروع سے ابتک یکساں رہی ہے اور اس میں کوئی تغیر نہیں آیا۔ جو سمجھوتہ فریقین کو قبول نہیں برطانیہ اسکے نفاذ میں کوئی حصہ نہیں لیگا۔

سر الیگزینڈر کاڈوگن نے افسوس کا اظہار کیا۔ کہ اسمبلی نے یروشلم کے بارے میں ان تجاویز کو بالکل نظر انداز کر دیا ہے جو مجلس اقوام کے مصالحتی کمیشن نے پیش کی تھیں!

سرکاری اطلاعیں

لاہور ۳ جنوری نومبر ۱۹۴۹ء میں ملتان کے زراعتی سرکل نے ۲۳ ہزار ایکڑ بنجر اراضی کو زیر کاشت کیا۔ اسکے علاوہ صوبائی محکمہ زراعت نے ۱۱۲۷۰ جالندھر قسم کی بھٹیاں تعمیر کیں جنمیں ایندھن دوسروں کی نسبت کم جلتا ہے اور رس زیادہ گرم ہوتا ہے۔

لاہور ۳ جنوری۔ فلائنگ افسر پیر عطاء اللہ شاہ، اسسٹنٹ ریز سیلیکشن افسر لاہور شاہی پاکستان فضائیہ میں افسر اور ہوا بازوں کی بھرتی کے لئے حسب ذیل پروگرام کے مطابق امیدواروں سے دفتر روزگار ملتان میں ۱۰ جنوری ۱۹۵۰ء کو ریسٹ ہاؤس رحیم یار خاں میں ۱۷ جنوری ۱۹۵۰ء کو دفتر روزگار سرگودہا میں ۱۹ جنوری ۱۹۵۰ء کو دفتر ٹاؤن کمیٹی بھیرہ میں ۲۱ جنوری ۱۹۵۰ء کو ملاقات کریں گے۔ بھرتی کے خواہشمند امیدواروں کو مشورہ دیا جاتا ہے۔ کہ متذکرہ مقامات پر افسر مذکور سے ہر روز صبح دس بجے ملاقات کریں۔

پھلوں اور سبزیوں کی نمائش

لاہور ۳ جنوری۔ محکمہ زراعت مغربی پنجاب کے زیر اہتمام ۸ جنوری سے ۹ جنوری ۱۹۵۰ء تک پنجاب یونیورسٹی ہال لاہور میں پھلوں سبزیوں کی سالانہ صوبائی نمائش بابت ۱۹۵۰ء منعقد ہو رہی ہے عوام کے لئے مذکورہ نمائش اتوار مورخہ ۸ جنوری بوقت ۳ بجے بعد دوپہر سے ۴ بجے شام تک اور پیر مورخہ ۹ جنوری بوقت ۹ بجے صبح سے دو بجے بعد دوپہر تک کھلی رہے گی۔

(سرکاری اطلاع)

ایک ہزار روپے کی انعام

مغربی پنجاب کی کتابوں کے مشاورتی بورڈ لاہور نے سال ۱۹۴۹ء میں پہلی دفعہ اردو زبان میں شائع شدہ منتخب کتابوں کے لئے انعامات عطا کرنے کی غرض سے ایک ہزار روپیہ کی رقم رکھی ہے۔ بورڈ تمام سائنس تاریخ۔ سوانحعمری اور سفر سے متعلق کتب اور ان کتابوں کو ترجیح دے گا جن سے اسلام اور پاکستان سے عقیدت و محبت میں اضافہ ہو ایسی کتابیں زیر غور نہیں لائی جائیں گی۔ جو فرقہ بندی یا منافقت کی نوعیت لئے ہوئے ہوں اور جن سے جماعتی یا فرقہ وارانہ تنقید پیدا ہونے کا امکان ہو درسی کتابیں ٹیکنیکل یا پیشہ وارانہ مینوئل اور ایسی کتابیں جو گھٹیا کاغذ پر طبع کی گئی ہوں۔ یا جن کی طباعت۔ تصاویر۔ جلد بندی یا تمام وضع قطع تسلی بخش ہو۔ زیر غور نہیں لائی جائیں گی۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے دلت پنجاب پرنٹنگ [illegible]

"پرچے نہیں ملتے"

یہ شکائت کرتے وقت اس امر کا خاص خیال رکھیں کہ:۔

سابقہ موصول شدہ نمبر اور بعد میں ملنے والے نمبر کے درمیان اگر کوئی گمشدہ پرچہ معلوم ہو۔ تو اس کا معین نمبر دے کر تحریر فرمایا کریں۔ کہ فلاں نمبر کا پرچہ نہیں ملا محض تاریخ لکھ دینے سے فائدہ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ممکن ہے اس تاریخ کو کوئی پرچہ شائع نہ ہوا ہو۔

گمشدہ پرچے کے نمبر اور تاریخ کے بغیر جو شکائت موصول ہوتی ہے۔ اس پر ڈاک خانہ کو توجہ نہیں دلائی جا سکتی۔ احباب کرام مطلع رہیں۔

(مینجر الفضل)

چندہ مکانات غربا کی تحریک میں جماعت کا ہر فرد حصہ لے

جلسہ سالانہ پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا ارشاد

ربوہ ۲۸ دسمبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰے بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ کی دوسری روح پرور تقریر شروع کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ ربوہ میں غربا کے لئے مکانات تعمیر کرنے کے لئے ۵۲ ہزار روپے کی تحریک کی گئی تھی۔ لیکن اس وقت تک صرف ۳۰ ہزار روپے کی رقم جمع ہوئی ہے۔ اس کی طرف دوستوں کو توجہ کرنی چاہیئے۔ یہ تحریک ایک ایسی تحریک ہے کہ اس میں جماعت کا ہر فرد حتیٰ کہ غربا بھی تھوڑی تھوڑی رقم ادا کر کے ثواب حاصل کر سکتے ہیں۔ زمیندار احباب کو خصوصیت سے توجہ دلاتے ہوئے حضور نے ارشاد فرمایا کہ وہ گندم دے کر آسانی سے اس کار خیر میں حصہ لیں:

عہدہ داران جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ اپنی جماعتوں میں واپس پہنچتے ہی جماعت کے ہر فرد کو اس تحریک میں حصہ لینے کی تحریک فرمائیں۔ اور جلد سے جلد رقوم محاسب صاحب انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ کے نام بھجوا دیں۔ اللہ تعالٰے سب کو توفیق عطا فرمائے۔

عبد الرشید قریشی نائب وکیل المال تحریک جدید

اللہ اکبر۔ اللہ اکبر

جھومیں عباد اللہ کی اذانیں اللہ اکبر۔ اللہ اکبر

وجد میں ہیں دشت اور چٹانیں اللہ اکبر۔ اللہ اکبر

اٹھیں دعائیں فرش زمیں سے اُترے فرشتے عرش بریں سے

جاذب رحمت روح کی تانیں اللہ اکبر۔ اللہ اکبر

پھیل گئی جنت کی مہک ہے، روئے زمیں کے کنارو تا ہے

خوشبو مشام معطر جانیں اللہ اکبر۔ اللہ اکبر

اضرب کے آ دیکھ نظارے۔ یہ نکلے پانی کے دھارے

ہم نے دیکھے آپ نہ مانیں اللہ اکبر۔ اللہ اکبر

اونچا ہوا اسلام کا پرچم کفر ہوا ہے درہم برہم

ٹوٹ گئیں باطل کی کمانیں اللہ اکبر۔ اللہ اکبر

کوہ و صحرا دریا جنگل ذکر و فکر کی ہر جا محفل

حرف مقدس پاک زبانیں اللہ اکبر۔ اللہ اکبر

پاک ہے اب تو یہ یہ مٹی بن گئی اک اکسیر یہ مٹی

پاک ہیں یہ گھر اور یہ دکانیں اللہ اکبر اللہ اکبر

عہدہ داران جماعت کی خدمت میں گزارش

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالٰے بنصرہ العزیز نے جملہ عہدہ داران کو توجہ دلائی ہے۔ کہ وہ اپنے ہاں مجلس خدام الاحمدیہ قائم کریں۔ احباب کی سہولت کے لئے مجلس مرکزیہ کی طرف سے ایک ٹریکٹ "مجلس خدام الاحمدیہ کے قیام کا طریق" تمام ایسی جماعتوں کو بھجوا دیا گیا ہے۔ جہاں ابھی تک مجلس خدام الاحمدیہ قائم نہیں ہے۔

جملہ عہدہ داران سے درخواست ہے کہ وہ مذکورہ بالا ٹریکٹ کے ملنے پر اس کا بغور مطالعہ فرمالیں۔ اور اس کے مطابق اپنے ہاں مجلس خدام الاحمدیہ قائم کر کے قیادت کا انتخاب کرائیں۔ اور اپنی رپورٹ کے ساتھ مرکز میں بھجوائیں تا آئندہ مرکز ان سے براہ راست خط و کتابت کر سکے۔

ہر جماعت میں مجلس خدام الاحمدیہ کا قیام بے حد ضروری ہے۔ امید ہے کہ ہمارے بزرگ اس بارہ میں مجلس کے کارکنان سے پورا تعاون فرمائیں گے۔ تا نوجوانوں کو اس معیار پر لایا جا سکے۔ جہاں پہونچ کر وہ ہر لحاظ سے سلسلہ کے لئے مفید ثابت ہوں۔

(نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

جلسہ سالانہ پر

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا ارشاد

مجھ سے خواہش ظاہر کی گئی ہے کہ میں الفضل کے متعلق بھی تحریک کروں کہ احباب اس کی اشاعت کو بڑھانے کی طرف توجہ کریں پچھلے سال میں نے احباب کو ایجنسیاں قائم کرنے کے لئے کہا تھا۔ وہ کہتے ہیں کہ اس تحریک کی وجہ سے اب دوگنی ہو گئی ہے۔ مگر میرے نزدیک یہ بھی کم ہے۔ جہاں جہاں شہروں میں جماعتیں پائی جاتی ہیں۔ دوستوں کو وہاں ایجنسیاں قائم کرنی چاہئیں۔ اور الفضل کی اشاعت کو بڑھانے میں مدد کرنی چاہیئے۔

اس دفعہ ہندوستان کی جماعتوں کے لئے ایک ہفتہ وار اخبار الرحمۃ نامی جاری کیا گیا ہے۔ آپ لوگوں میں سے جن احباب کے ہندوستان میں دوست ہوں۔ وہ انہیں الرحمۃ کا خریدار بنائیں۔ تا ادھر کے لوگ جلد منظم ہو سکیں:

وصایا کی منسوخی

مندرجہ ذیل احباب کی وصایا منسوخ کر دی گئی ہیں۔ احباب نوٹ فرمالیں۔

(۱) ملک عمر خطاب صاحب خوشاب ضلع سرگودھا وصیت نمبر ۳۳۳۴

(۲) اللہ دتا صاحب " " ۹۰۰۰

(۳) امام بخش صاحب ہیرو غربی ضلع ڈیرہ غازی خان " ۴۴۶۶۳۹

(۴) شیخ منور دین صاحب صدر گوگیرہ ضلع منٹگمری وصیت نمبر ۸۴۷۰

(۵) ماسٹر صابر علی صاحب قلعہ صوبا سنگھ ضلع سیالکوٹ " ۲۹۰۱

سیکرٹری مجلس کار پرداز ربوہ

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۱۸ جنوری سنہ ۱۹۵۰ء

اسلام کا صرف ایک ہی راستہ ہے

پچھلے دنوں صدر امریکہ مسٹر ٹرومین نے ایک بیان میں کہا تھا۔ کہ دنیا میں امن کے قیام کے لئے ضروری ہے۔ کہ دنیا خدا تعالےٰ کی طرف رجوع کرے۔ بظاہر یہ بات نہایت درست ہے۔ اور دنیا کے تمام خدا پرست اسکی جتنی بھی تعریف کریں کم ہے۔ ہمارا خیال ہے۔ کہ دنیا میں حقیقی امن اسی وقت قائم ہو سکتا ہے۔ جب تمام انسان اپنے پیدا کرنے والے کے آگے جھک جائیں۔ اور حقیقی راحت و آرام کا منبع صرف اسی وحدہ لاشریک ذات کو مان لیں۔ جس نے تمام کائنات کو خلق کیا ہے۔ اور اس میں وہ قوتیں رکھدی ہیں۔ جو یہ کارخانہ ازل سے چلا رہی ہیں۔ اور جن کے بیجا استعمال سے آج انسان ایسی حالت کو پہنچ چکا ہے۔ کہ ایک دوسرے کو مٹانے پر تل گیا ہے۔ افراد افراد سے اور اقوام اقوام سے بدظن ہیں اور ایک دوسرے پر فائق ہونے اور ایک دوسرے کو اپنا غلام و منقاد بنانے کے لئے کوشاں ہیں۔

یہ درست ہے۔ کہ افراد و اقوام کے موجودہ رجحانات اللہ تعالےٰ سے روگردانی اور مادی اقتدار کے حصول کے لئے اندھی کشمکش کی وجہ سے پیدا ہوئے ہیں۔ اگر دنیا خاص کر دنیا کی مختلف حکومتیں خدائے واحد کی فرمانبردار ہو جائیں۔ تو حرص و ہوا۔ سود و زیاں کی تمام ناہمواریاں مٹ سکتی ہیں۔ لیکن ایک مشکل سوال جو سب سے پہلے حل کرنا ضروری ہے۔ وہ یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا میں مختلف ایسے مذاہب ہیں۔ جو خدا تعالےٰ کی طرف دعوت دیتے ہیں۔ مگر ان میں باہمی اتنا بنیادی اختلاف ہے۔ کہ خود خدا کے متعلق ان کے تصورات بھی تضاد کے حدود تک پہنچے ہوئے ہیں۔ مثلاً موجودہ عیسائیت ایک میں تین اور تین میں ایک خدا مانتی ہے۔ اس کے برخلاف اسلام اصول تثلیث کو شرک سمجھتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کی وحدانیت کی تعلیم دیتا ہے۔ اور کسی انسان کو خواہ وہ کتنا ہی خدا رسیدہ کیوں نہ ہو۔ خدائی میں شریک بنانا قطعاً جائز نہیں سمجھتا۔ اس لئے جو خدا کا تصور مسٹر ٹرومین یا دیگر عیسائیوں کا ہے۔ وہ ایک مسلمان کا نہیں ہو سکتا۔

خدا تعالےٰ کے متعلق ہمارا اپنا عقیدہ وہی ہے۔ جو اسلام نے پیش کیا ہے۔ کہ اسکی ذات وحدہٗ لاشریک ہے۔ اسکی تمام صفات ازلی و ابدی ہیں۔ وہی حی و قیوم ہے۔ باقی جو کچھ بھی ہے۔ اسکی مخلوقات ہے۔ اور ہمارا عقیدہ ہے۔ کہ جب تک تمام دنیا اللہ تعالےٰ کے متعلق یہی منزہ اور پاک عقیدہ پیدا نہ کرے گی۔ صحیح معنوں میں رجوع الی اللہ کا کامل نمودار نہیں ہو سکتا۔ اور نہ دنیا میں امن کی وہ جنت بن سکتی ہے۔ جسکی طرف ٹرومین کا اشارہ ہے۔

پھر ہم دیکھتے ہیں۔ کہ اس دنیا میں اب بھی کئی مذاہب ایسے ہیں۔ جو خدا تعالےٰ کے متعلق بالکل خاموش ہیں۔ اگرچہ وہ نیکی اور امن کی تعلیم دیتے ہیں۔ بلکہ سچ تو یہ ہے۔ کہ دنیا میں بعض ایسے مذاہب مثلاً بدھ ازم جین ازم تو قیام امن پر خدا پرست مذاہب سے بھی زیادہ زور دیتے چلے آئے ہیں۔ ان کا قول اہنسا پرمودھرما یعنی ہر جاندار کی ایذا دہی سے بچنا۔ تو بعض وقت عملی صورت میں بالکل جائز حدود سے نکل جاتا ہے۔ یہاں تک کہ ان کے نزدیک بیماریوں کے جراثیم کو ہلاک کرنا بھی انسان کو اواگون کے لامتناہی چکروں میں گرفتار کر دیتا ہے۔

پھر ہم دیکھتے ہیں۔ کہ دنیا میں ایسے مذاہب بھی ہیں۔ جو اپنے ہاتھوں سے دیوی دیوتاؤں کے بت بنا کر پوجتے ہیں ان سے مرادیں مانگتے ہیں۔ اور اپنی زندگیاں ان کے لئے قربان کر دیتے ہیں۔ پھر ایسے لوگ بھی اس دنیا میں موجود ہیں۔ جو کسی مذہب کے قائل نہیں۔ ان کا عقیدہ ہے۔ کہ دنیا خود بخود یونہی چلی آئی ہے۔ اس لئے اچھی اور پرآرام زندگی گزار لینا ہی سب سے بڑا مقصد حیات ہے۔ اس زندگی کے بعد کوئی زندگی نہیں۔ نہ تو اواگون کا چکر ہے۔ اور نہ کوئی روز حشر ہے۔

یہ تو چند موٹے موٹے عقائد کا ذکر ہے۔ غور سے دیکھا جائے۔ تو دنیا میں عقائد کا ایک لامتناہی سلسلہ ہے۔ جو پھیلا ہوا ہے۔ خود ایک ہی مذہب کے ماننے والوں میں ایک دوسرے سے اتنا بعد اور باہمی اختلاف ہے کہ ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ دراصل دنیا میں دو انسان بھی ایسے نہیں۔ جن کا عقیدہ یکساں ہو۔ خواہ وہ ایک ہی مذہب کیوں نہ رکھتے ہوں۔ اور خواہ وہ خدا پرست ہوں یا دہریہ اور لامذہب۔

بے شک صدر ٹرومین کا یہ قول بالکل درست ہے۔ کہ دنیا میں امن کے قیام کے لئے ضروری ہے۔ کہ ہم اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کریں۔ اس سے ہمیں ایک رتی بھر بھی اختلاف نہیں۔ اور جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے۔ دنیا امن کی جنت اسی وقت اور صرف اسی وقت بن سکتی ہے۔ جب نہ صرف افراد بلکہ حکومتیں بھی تجویز کریں۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق کریں۔ اور اپنا تمام کاروبار خدا کے سپرد کر دیں۔ لیکن جیسا کہ ہم نے اوپر کسی قدر تفصیل دی ہے۔ اس کے پیش نظر سوال یہ ہے۔ کہ کیا ہم کسی جادو کے منتر سے یکدم تمام دنیا کو اس تفاوت عقائد کی موجودگی میں رجوع الی اللہ کے اس معیار پر پہنچا سکتے ہیں۔ جس معیار پر پہنچکر یہ دنیا امن و امان کا گہوارہ بن سکتی ہے؟

اسلام میں جہاں یہ خوبی ہے۔ کہ وہ ہمارے سامنے ان معیاری دنیا کا تصور پیش کرتا ہے۔ جو کہ بنی نوع انسان کا خواہ وہ خدا پرست ہو یا بت پرست یا لامذہب مطمح نظر ہے۔ وہاں وہ ہمارے سامنے وہ عملی اصول بھی رکھتا ہے۔ جن پر عمل کر کے ہم بتدریج اس معیاری جنت کو حاصل کر سکتے ہیں۔ وہ عقائد اور مذاہب کی رنگارنگی اور بوقلمونی کو نظر انداز نہیں کرتا۔ وہ صرف ایک فرد کے لئے دنیا کو جنت بنانے کے طریقے نہیں بتاتا۔ کیونکہ دنیا میں رہتے ہوئے یہ ناممکن الحصول ہے۔ بلکہ وہ تمام بنی نوع انسان کے لئے ایک ہی جنت بنانا چاہتا ہے۔ اور ہم ایک دفعہ پھر عرض کرتے ہیں۔ کہ اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ کہ وہ جنت صرف اسی وقت بن سکتی ہے۔ جب تمام افراد اور تمام اقوام صحیح معنوں میں خدا پرست بن جائیں۔ لیکن وہ یہ نہیں کہتا۔ کہ جب تک دنیا ایسی نہ بن جائے۔ کچھ ہو ہی نہیں سکتا۔ وہ کہتا ہے۔ کہ تم آج ہی سے اس جنت کی عمارت بنانے کے لئے بنیاد رکھدو۔ اور ان اصولوں پر عمل کرو۔ جو اس جنت کی بنیاد رکھنے کے لئے لابدی ہیں۔ اس لئے اس غرض کے لئے وہ سب سے پہلا اصول جو پیش کرتا ہے۔ وہ یہ ہے۔ قولہ تعالیٰ:۔

لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی

یعنی ہم نے رشد کو غی سے ممتاز کر دیا ہے۔ ہم نے اس راستہ کی صاف صاف نشاندہی کر دی ہے۔ جو تم کو فرش زمین سے اٹھا کر فراز آسمان تک لے جاتا ہے۔ ہم نے جنت کا نقشہ تمہارے سامنے رکھ دیا ہے۔ اور وہ طریقے بھی بنا رکھے ہیں۔ جن سے تم اس جنت کو حاصل کر سکتے ہو۔ ہر ایک ان طریقوں پر چل کر اس حقیقت کو پا سکتا ہے۔ ہر ایک ان طریقوں کو چاہے تو اختیار کرے۔ اور اگر نہ چاہے۔ تو نہ اختیار کرے۔ مگر راستہ یہی ایک ہے۔ جو اس پر چلے گا۔ اسکو پا لے گا۔ جو نہ چلیگا۔ وہ نتائج کا خود ذمہ وار ہے۔ ہم نے نیکی اور بدی کا راستہ جدا جدا کر کے دکھا دیا ہے۔ اب یہ تمہارا اختیار ہے۔ ؎

ایک طریق میکدہ ایک طریق خانقاہ
چاہے یہ اختیار کر چاہے وہ اختیار کر

اس لئے اب اس میں کوئی جبر یا اکراہ نہیں ہے دنیا میں کسی بشر کو خواہ وہ خدا کا کتنا ہی پیارا کیوں نہ ہو۔ خواہ وہ خود کتنا ہی راستباز کیوں نہ ہو۔ قطعاً یہ اختیار نہیں ہے۔ کہ وہ کسی طرح کے جبر و اکراہ سے۔ نہیں نہیں! کسی کو اتنا بھی اختیار نہیں ہے۔ کہ وہ جبر و اکراہ کی ذرا سی نمائش سے اس راستہ کی طرف بلائے۔ صالحین کا کام صرف یہ ہے۔ کہ وہ دونوں راستوں کی اونچ نیچ سمجھا دیں۔ سب کو یہ بتا دیں۔ کہ یہ راستہ ہے۔ جو تم کو جنت کی طرف لے جائیگا۔ اور یہ راستہ ہے۔ جو تمہیں جہنم واصل کر دیگا۔

اب تمہارا اپنا کام ہے۔ کہ جونسا راستہ تم چاہو۔ اسکو اختیار کر لو۔ یہ ہے قیام امن کا پہلا اصول جو اسلام نے پیش کیا ہے۔ یہ وہ بنیاد ہے۔ جس پر اسلام دنیا کی جنت بنانا چاہتا ہے۔

بے شک رجوع الی اللہ ہی سے یہ دنیا جنت بن سکتی ہے۔ لیکن موجودہ بوقلموں متضاد عقائد کی دنیا میں اس جنت کی طرف پہلا قدم وہی ہے۔ جو اسلام نے پیش کیا ہے۔ محض زبانی یہ کہدینا کہ دنیا میں قیام امن کے لئے نہایت ضروری ہے۔ کہ ہم اللہ تعالےٰ کی طرف رجوع کریں۔ کافی نہیں ہے۔ کہنے کو تو اس سے بھی بڑی بڑی باتیں آدمی کہہ سکتا ہے۔ لیکن ایسے معیاری اقوال بے معنی ہیں۔ اگر ہم ان اصولوں پر عمل نہ کریں۔ اور وہاں سے نہ شروع کریں۔ جہاں سے ہر عمارت کو کھڑا کرنے کے لئے شروع کیا جاتا ہے۔

صدر ٹرومین نے تو اسلام کی تعلیم کا کبھی مطالعہ ہی نہیں کیا۔ وہ اسکی حکمت کو کیا سمجھتا۔ افسوس تو یہ ہے۔ کہ خود وہ لوگ بھی جو آج اپنے منہ سے ”اقامت دین“ کے مدعی بنتے ہیں۔ قرآن پاک کی اس حکمت آفرین تعلیم سے نابلد ہیں۔ اور فاشزم کے مادی اور دنیاوی اصولوں کو قرآن پاک کی تعلیم کے علی الرغم اسلامی تعلیم جتا جتا کر پیش کر رہے ہیں۔ ملاحظہ ہو:

”کفر کیا ہے۔ وہ نظریہ زندگی اور طرز عمل جو اسلام کے خلاف ہے۔ جو لوگ یا جو قومیں کفر پر اصرار کریں گی خدا کا حکم ہے کہ انہیں ”بزور“ لیڈر شپ سے اتار دو۔ بعض لوگ کہتے ہیں۔ کہ امن قائم کرنے کے لئے جنگ کرنا بجائے خود ایک امن شکنی ہے۔ لیکن ہم ان سے پوچھتے ہیں۔ کہ آخر ان قوتوں کو آپ کیسے مٹائیں گے۔ جو امن کی دشمن ہیں۔ اس کے دو ہی راستے ممکن ہو سکتے ہیں۔ ایک یہ کہ تبلیغ کے ذریعے سلامتی کی طرف لایا جائے۔ اور دوسرے یہ کہ ان کے ہاتھ سے وہ اقتدار چھین لیا جائے جو جنگ و فساد کا باعث ہے۔ اسلام نے مسلمانوں کو انہی دو راستوں کے اختیار کی تلقین کی ہے۔ تیسری کوئی راہ نہیں ہے۔“

(کوثر ۱۳ دسمبر سنہ ۱۹۴۹ء صفحہ ۵)

اگر آپ اس عبارت سے اسلام کا لفظ نکال دیں۔ اور اسکی جگہ نازیت یا اشتراکیت رکھدیں۔ تو کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ لیکن اسلام اسلام ہے۔ اور نازیت اور اشتراکیت کفر۔ کیونکہ نازیت اور اشتراکیت دونوں

لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی

کا اصول نہیں مانتے۔ اسلام ہی صرف یہ اصول پیش کرتا ہے۔ دونوں راستوں میں سے اسلام کا صرف ایک راستہ ہے۔ اور دوسرا کفر کا راستہ ہے۔ افسوس ہے۔ کہ ہمارے یہ علماء زمانہ کی کافرانہ رو کے ساتھ بہ گئے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان پر رحم کرے۔ ؎

ترسم کہ نرسی بہ کعبہ اے اعرابی
کیں راہ کہ تو میروی بہ ترکستان است

نبوت کے بارے میں اولیائے امت کا عقیدہ

(۲)

مندرجہ ذیل تقریر مکرم مولوی عبدالمالک صاحب فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے جلسہ سالانہ [illegible] پر فرمائی :۔

قرآن کریم کی دوسری نص جو اس دعویٰ کو ثابت کرتی ہے۔ کہ امت میں نبوت جاری ہے۔ یہ ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :۔

یا بنی آدم اما یاتینکم رسل منکم یقصون علیکم آیاتی فمن اتقیٰ واصلح فلا خوف علیھم ولا ھم یحزنون۔ (سورہ اعراف ع ۴)

استدلال :۔ یاتین مضارع کا صیغہ ہے۔ جس کے معنی ہیں ضرور آئیں گے۔

یہ آیت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوئی اور اس میں آپ نے صحابہ اور دیگر تمام انسانوں کو مخاطب فرمایا۔ جس سے ظاہر ہے۔ کہ آئندہ نبی آتے رہیں گے۔ اس آیت سے قبل بھی بنی آدم کو خطاب ہے۔ جیسے فرمایا۔ خذوا زینتکم عند کل مسجد۔ علامہ جلال الدین سیوطی رح لکھتے ہیں۔ کہ فانہ خطاب لاھل ذالک الزمن ولکل من بعدھم۔ (تفسیر اتقان جلد ۲ صفحہ ۳۱ مصری)

شیعوں کی تفسیر مجمع البیان میں اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے۔ ھو خطاب یعم جمیع المکلفین من بنی آدم من جاء الرسول منھم ومن جاز ان یاتیہ الرسول۔ یعنی یہ خطاب تمام لوگوں کے لئے ہے۔ جو احکام خداوندی کے لئے مکلف ہیں۔ ان لوگوں کے لئے بھی جن کے پاس رسول آچکا۔ اور ان لوگوں کے لئے جو اس کے علاوہ اور ان کے پاس رسول کا آنا جائز ہے۔

اس عبارت میں ومن جاز ان یاتیہ الرسول عطف ہے۔ من جاء الرسول منھم پر اور معطوف معطوف علیہ میں تغایر ضروری ہے۔ یعنی وہ لوگ جن کے پاس رسول آیا اور ہیں اور جن میں رسول کا آنا جائز ہے وہ اور ہیں۔

نیز شیعوں کی کتاب اکمال الدین صفحہ ۳۷ پر لکھا ہے۔ فالھداة من الانبیاء والاولیاء لا یجوز انقطاعھم مادام التکلیف من اللہ عز و جل لازمًا للعباد۔

ترجمہ :۔ دونوں قسم کے ہادی انبیاء اور اولیاء کا انقطاع اس وقت تک نہیں ہو سکتا۔ جب تک خدا کے بندے شریعت پر عمل کرنے کے لئے مکلف ہیں۔

محی الدین ابن عربی فرماتے ہیں :۔

فان النبوة ساریة الی یوم القیامة فی الخلق وان کان التشریع قد انقطع۔ یعنی نبوت قیامت تک بنی آدم میں جاری ہے۔ اگرچہ نئی شریعت نہیں آسکتی۔ جس کے معنے یہ ہوئے۔ کہ تابع شریعت محمدیہ نبوت کا دروازہ کھلا ہے۔

تیسری نص :۔ ما کان اللہ لیذر المومنین علیٰ ما انتم علیہ حتیٰ یمیز الخبیث من الطیب۔ (تفسیر بحر محیط جلد ۳)

مندرجہ بالا نصوص بطور نمونہ اس مقصد کو واضح کرنے کے لئے کافی ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ کا یہ عقیدہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ایک فیضان سے اور آپ کی غلامی میں آپ کی امت مرتبہ نبوت سے سرفراز ہوگی درست اور صحیح ہے۔ جیسا کہ تصدیق اولیاء امت کے بیانات سے ہوتی ہے۔ باوجود ان نصوص صریحہ کے غیر احمدی مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت میں کہتے ہیں۔ کہ آیت خاتم النبیین سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ باب نبوت من کل الوجوہ بند ہے درست نہیں۔

علاوہ ازیں خود آیت خاتم النبیین ان معنوں کی متحمل نہیں۔ کہ اس کی رو سے یہ تسلیم کیا جاوے۔ کہ باب نبوت من کل الوجوہ بند ہے۔ جس کی پہلی وجہ تو یہی ہے۔ کہ خود غیر احمدی حضرات کا اپنا عقیدہ یہ ہے۔ کہ بعد خاتم النبیین حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لاویں گے۔ اور ان کے متعلق لکھا ہے۔

وھو ان کان خلیفة فی الامة المحمدیة فھو رسول ونبی کریم علی حالہ (حجج الکرامہ صفحہ ۴۲۶)

گویا مسیح کو امتی قرار دیتے ہیں۔

پس اس رنگ میں غیر احمدیوں نے اپنے عقائد میں تضاد پیدا کر لیا ہے اگر یہ بات درست ہے کہ باب نبوت من کل الوجوہ مسدود ہے۔ تو تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ مسیح نبی اللہ کا آنا درست نہیں۔ اور اگر یہ درست ہے۔ تو معنی خاتم النبیین کا یہ منشا صحیح نہیں۔ کہ باب نبوت من کل الوجوہ مسدود ہے۔

نیز اگر آیت خاتم النبیین کے باوجود حضرت عیسیٰ نبی اللہ کی آمد بعد خاتم النبیین درست ہے۔ تو اس صورت میں غیر احمدیوں اور احمدیوں میں اختلاف تعین شخصی میں ہے۔ اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں۔ کہ آنے والا مسیح نبی اللہ ہوگا۔

یہ فریق ثانی کے مسلمات کی بناء پر کہا گیا ہے۔ اگر آیت خاتم النبیین کی حقیقت پر غور کیا جاوے۔ تو اس سے ہرگز یہ امر ثابت نہیں کہ باب نبوت من کل الوجوہ مسدود ہے۔

آیت خاتم النبیین کی تشریح :۔ خاتم اسم آلہ ہے۔ جس کے حقیقی معنے مُہر کے ہیں۔ اور مہر نقش پیدا کرنے کا آلہ ہے۔ یہ مضاف ہے النبیین کی طرف اس آیت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نبیوں کی مہر کہا گیا ہے۔ مہر میں چند خصوصیات ہوتی ہیں۔

(۱) مہر ان تمام چیزوں کو اپنے وجود میں جمع کئے ہوئے ہوتی ہے۔ جن کے نقش پیدا کرنا مقصود ہوتا ہے پس نبیوں کی مہر کے معنے یہ ہوئے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات جامع جمیع کمالات انبیاء ہے۔

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

(۲) آیت الکرسی آیت الکرسی کے نقوش پیدا کرتی ہے۔ لا الہ الا اللہ کی مہر لا الہ الا اللہ کے نقوش پیدا کرتی ہے۔ [illegible] ان اشیاء کے نقوش پیدا کرتی ہے۔ جو اس میں موجود ہوں [illegible] کی مہر [illegible] کے نقوش پیدا کرتی ہے۔ پس نبیوں کی مہر انبیاء کے نقوش پیدا کرے گی۔

(۳) مہر کے نقوش کو وہی کاغذ قبول کرتا ہے۔ جو اس کے نیچے آوے پس نبیوں کی مہر کہہ کر بتایا۔ کہ جو اطاعت اللہ تعالیٰ اور رسول کی کریں گے۔ ان نبیوں کے نقوش قبول کریں گے۔ لیکن جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کا جوا نہ اٹھاویں گے۔ وہ محروم ازلی ہونگے۔ من یطع اللہ والرسول میں یہی مذکور ہے۔

(۴) نقش مہر کو وہی نام دیا جاتا ہے۔ جو اصل کا ہوتا ہے۔ جیسے کاغذ پر عدالت کی مہر کو بھی مہر کہتے ہیں۔ اور اس آلہ کو جس نے وہ نقش پیدا کئے مہر کہتے ہیں۔

پس یہ آیت تو بتاتی ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توجہ روحانی نبی تراش ہے۔ اللہ جلشانہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو صاحب خاتم بنایا۔ یعنی آپ کو افاضہ کمال کے لئے مہر دی۔ جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی۔ اسی وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیین ٹھیرا۔ یعنی آپ کی توجہ [illegible] نبی تراش ہے۔ یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی۔ (حقیقة الوحی حاشیہ صفحہ ۹۷)

اول۔ نہایہ ابن اثیر کے حاشیہ پر امام راغب نے خاتم کے معنے کرتے ہوئے فرمایا۔

الختم والطبع یقال علیٰ وجھین مصدر ختمت وطبعت وھو تاثیر الشیٔ کنقش الخاتم والطابع والثانی الاثر الحاصل عن النقش ویتجوز بذالک تارة فی الاستیثاق من الشیٔ والمنع۔

خاتم کے دوسرے معنے :۔ خاتم کا لفظ بفتح التاء جب جمع کے صیغے کی طرف مضاف ہو۔ اور مقام مدح میں ہو۔ تو اس وقت خاتم کے معنے اس گروہ کے فرد اکمل و افضل کے ہوتے ہیں۔ چنانچہ محاورہ زبان میں یہ انہی معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

حضرت غوث الاعظم پیران پیر سید عبدالقادر جیلانی رحمة اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ بک تختم الولایة اس کا ترجمہ شیخ عبدالحق صاحب محدث دہلوی فرماتے ہیں :۔ در زمان تو مرتبہ ولایت و کمال تو۔ فوق کمالات ہمہ شد و قدم تو بر گردن ہمہ افتد۔

(فتوح الغیب مقالہ ۴ صفحہ ۲۴)

یعنی اے انسان تو خلقت سے مر جائے گا۔ تو ترقی کرتے کرتے خاتم الاولیاء ہو جائے گا۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ تو ولایت کے مرتبہ کے کمال پر پہنچ جائے گا۔ اور تیرا مقام ولایت سب ولیوں سے بالاتر ہوگا۔ اور تیرا قدم باقی ولیوں کی گردن پر ہوگا۔

حضرت امام رازی نے خاتم النبیین کے معنے افضل الانبیاء کئے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں۔

عند ھذہ الدرجة فازوا باطلع الاربعة الوجود والحیاة والقدرة والعقل فالعقل خاتم الکل والخاتم یجب ان یکون افضل الا تری ان رسولنا صلعم لما کان خاتم النبیین کان افضل الانبیاء علیھم الصلوٰة والسلام والانسان لما کان خاتم المخلوقات الجسمانیة کان افضلھا کذالک العقل لما کان خاتم الخلع الفائضة من حضرة ذی الجلال کان افضل الخلع واعلھا۔ (تفسیر کبیر جلد ۶ صفحہ ۳۱)

مولوی محمد قاسم نانوتوی فرماتے ہیں۔

"ہمارے حضرت رسول اللہ صلعم کی افضلیت کا اقرار بشرط فہم و انصاف ضرور ہے۔ علیٰ ہذا القیاس جب یہ دیکھا جاتا ہے۔ کہ علم سے اوپر کوئی صفت نہیں جس کو عالم سے تعلق ہو۔ تو خواہ مخواہ اس بات کا یقین پیدا ہو جاتا ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تمام مراتب کمال ایسی طرح ختم ہوگئے۔ جیسے بادشاہ پر مراتب حکومت ختم ہو جاتے ہیں۔ اس لئے بادشاہ کو خاتم الحکام کہہ سکتے ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم الکاملین اور خاتم النبیین کہہ سکتے ہیں۔ کیونکہ جس شخص پر مراتب کمال ختم ہو جائیں۔ تو بایں وجہ کہ نبوت سب کمالات بشری میں اعلیٰ ہے چنانچہ مسلم بھی ہے ...... سوائے آپ کے کسی نبی نے دعویٰ خاتمیت نہ کیا..... خاتم وہی ہوگا۔ جو سارے جہان کا سردار ہو۔ اس وجہ سے ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو سب سے افضل سمجھتے ہیں۔" (حجة الاسلام مصنفہ مولوی محمد قاسم صاحب بانی مدرسہ دیوبند صفحہ ۳۴ و ۳۵)

خاتم کے معنے انگوٹھی کے ہوتے ہیں۔ اور انسان انگوٹھی زینت کے لئے پہنتا ہے۔ پس خاتم النبیین کے معنے نبیوں کی زینت ہوئے۔ چنانچہ تفسیر فتح البیان جلد ۷ صفحہ ۲۸۶ میں درج ہے۔

صار کالخاتم لھم الذی یختمون بہ و یتزینون بکونہ منھم۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انبیاء کے لئے انگوٹھی بن گئے۔ (جس سے مہر لگائی جاتی ہے) ان معنوں میں کہ انبیاء اس وجہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان میں سے ایک ہیں۔ آپ کے وجود سے زینت حاصل کرتے ہیں۔

مجمع البحرین میں خاتم النبیین کے یہ معنے لکھے ہیں۔

خاتم بمعنی الزینة ماخوذ من الخاتم الذی ھو زینة للابسہ کہ خاتم کے معنے زینت کے ہیں۔ اور یہ معنے انگوٹھی سے نکلے ہیں۔ جو پہننے والے کے لئے زینت کا موجب ہوتی ہے۔ ایک شاعر قصیدہ میں آنحضرت صلعم کی مدح میں کہتا ہے

طوق الرسالة تاج الرسل خاتمھم
بل زینة لعباد اللہ کلھم

آنحضرت صلعم نبوت کی مالا ہیں۔ آپ نبیوں کا تاج اور انکی انگوٹھی

جب گورداسپور دوراہے پر تھا

پاکستان کے وزیر خارجہ کے متعلق مجلس احرار اسلام کے ارشادات

"نیا دام لائے پرانے شکاری"

(از مکرم شیخ عبد القادر صاحب محقق لائیبریری)

احرار کی نام نہاد تبلیغی کانفرنسوں کی روئداد آپ سن چکے ہوں گے۔ ان کانفرنسوں میں احرار مقررین نے پاکستان کے وزیر خارجہ کے خلاف ایک بہت بڑا جھوٹ خوب اچھالا ہے اور اس جھوٹ کو جابجا بار بار اس لئے پیش کیا جارہا ہے کہ شائد تکرار بیان سے یہ جھوٹ سچ کا درجہ حاصل کرلے۔ لیکن ؎

ایں خیال است و محال است و جنوں

پاکستان کے عوام اتنے بے دماغ نہیں جتنا احرار ارباب اختیار اُن کو سمجھ رہے ہیں۔ کوئی صدیوں کا معاملہ نہیں ابھی کل کی بیتی بات ہے۔ دیدہ بینا نے جو کچھ دیکھا۔ قوم کے دل نے جو محسوس کیا۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ اس بصارت۔ اُس بصیرت اور اُس احساس کو لوگ یکبارگی بھلا کر احرار کے پھانسے میں آجائیں۔ مختصراً مجلس احرار کا یہ دعویٰ ہے کہ ضلع گورداسپور پاکستان کا حصہ تھا۔ چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے بونڈری کمیشن کے سامنے یہ معاملہ کچھ ایسے ڈھنگ سے پیش کیا کہ اسے ہندوستان کے حوالے کر دیا (تقریر حسام الدین) اس افترا کے جواب میں احرار کی مسموم ذہنیت پر اظہار افسوس کے سوا چارہ کار نہیں۔ جناب من! واقعی گورداسپور پاکستان کا حصہ تھا۔ لیکن اس حقیقت کو کون بھول سکتا ہے کہ مسلم لیگ کے وکیل اعلیٰ کی "غداری" کی جرءت نہیں۔ بلکہ ہندوستان کو عروس کشمیر سے ہمکنار کرنے کے لئے ایک بہت بڑی سازش کے پیچھے ہیں جس کے ارکان ریڈ کلف، ماونٹ بیٹن۔ اور کانگرس تھے۔ گورداسپور ہندوستان کے حوالے کیا گیا شائد اب کیا ہے کہ مجلس احرار اسلام کو یہی ہدایت موصول ہوئی ہے کہ پاکستان کے عوام کی توجہ اس تاریخی سازش سے ہٹا کر چند موہوم واقعات کی طرف پھیر دی جائے۔ اور اس کے سلسلے میں مولانا حبیب الرحمن لدھیانوی کی وساطت سے کبھی دیوی پاکستانی کرسی کی شکل میں شاداں و فرحاں جھپٹا جھپٹی ان پر برس جائے۔

در اصل احرار اپنے تخریبی مقاصد کو بروئے کار لانے کے لئے قائد اعظم اور حکومت پاکستان کو بر ملا مطعون کر نہیں سکتے۔ در پردہ وہ سب کچھ کہہ جاتے ہیں جو پاکستان بننے سے پیشتر کہا کرتے تھے۔ اب کون نہیں سمجھ سکتا کہ یہ الزام در اصل قائد اعظم پر رکھا جاتا ہے کہ کیا ایسے شخص کو جس نے ۲۷ جولائی

۱۹۴۷ء کو بونڈری کمیشن کے سامنے بحث کرتے ہوئے گورداسپور ہندوستانی وکیل اعلیٰ سیتلواد کے سامنے پیش کر دیا۔ ایسے قائد اعظم نے یوں نوازا کہ ۲۷ دسمبر ۱۹۴۷ء کو وزارت خارجہ کے عہدہ جلیلہ پر متمکن کر دیا۔ کیا ایک "خطرناک غداری" کا یہی انعام ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ احرار کا دلی مقصد قائد اعظم کو الزام دینا ہے۔ باقی سب ریاکاری اور تلبیس ہے۔ اس کے سوا کچھ نہیں۔ مقام غور ہے کہ بونڈری کمیشن کے سامنے طرفین کے وکلاء کی بحث ۲۱ جولائی ۴۷ء کو شروع ہوئی۔ اور یہ کارروائی متواتر دس دن تک جاری رہی۔ لاہور کے بڑے بڑے وکلاء اخبارات کے نامہ نگار۔ حکومت کے افسر۔ عام لوگ سبھی بونڈری کمیشن کے کھلے اجلاس میں شریک رہے۔ لیکن کم و بیش اڑھائی سال تک اس راز کے انکشاف کی کوئی صورت پیدا نہیں ہوئی کہ گورداسپور در اصل پاکستان کا حصہ تھا۔ مسلم لیگ کے وکیل اعلیٰ چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے اسے ہندوستان کے حوالے کر دیا۔ پاکستان کے قیام کے بعد بھی کسی اخبار نے کسی احرار لیڈر نے یہاں تک کہ پاکستان کے کسی ایک جز و نے بھی اس "خطرناک غداری" سے آگاہ نہ کیا۔ جو گورداسپور کو لے ڈوبی۔ اور جو اس ضلع کے باشندگان کے لئے مصائب و آلام اور انتشار کا باعث بنی۔ آج اڑھائی سال کے بعد مجلس احرار اسلام پر آناً فاناً یہ انکشاف ہوا کہ بونڈری کمیشن کی کھلی عدالت میں اس قسم کی خطرناک کارروائی ہو چکی ہے۔ در ذرے کہ بکف چراغ دارد والی دیدہ دلیری احرار کو ہی زیب دیتی ہے۔ احرار کی ان ذو جی حرکات سے صاف ظاہر ہے کہ وہ اپنے کھوئے ہوئے وقار کو حاصل کرنے کے لئے۔ اپنے ناکردہ اعمال پر پردہ ڈالنے کے لئے اپنی ملت فروشیوں کو لوگوں کے دماغ سے محو کرنے کے لئے یہ سب تگ و دو کر رہے ہیں۔ وہ اپنے منہ کی سیاہی روشن چہروں پر ملنے کی کوشش میں ہیں۔ وہ اس اصول پر عمل پیرا ہیں "دوسروں کو غدار بتاؤ تمہاری غداریاں لوگ بھلا دیں گے" عوام کی ہمدردی حاصل کرنے کا یہ سہل طریق ہے۔ کہ ان کے جذبات کو مشتعل کرنے کے بعد ان کے خیالات کی رَو کو اصل حقائق سے ہٹا کر اُن کے سامنے چند موہوم خطرے لائے جائیں تاکہ دوست دشمن کی اُن کو تمیز نہ رہے۔ احرار سے

کیا کوئی پوچھنے والا نہیں۔ کہ حضرت آپ ایک گونہ اسپور کو رو رہے ہیں۔ اگر آپ کی رہنمائی قبول کی جاتی تو پاکستان کا معرض وجود میں آنا ہی محال تھا۔

پھر طرفہ ماجرا یہ ہے کہ بقول احرار جس دلیل کی بنا پر گورداسپور انڈیا میں شامل ہوا۔ اس کا ذکر ریڈ کلف ایوارڈ میں سرے سے کیا ہی نہیں گیا۔ ریڈ کلف نے گورداسپور کے لئے (Other Factors) یعنی دیگر امور کی پناہ ڈھونڈھی ہے۔ لیکن احرار کی پیش کردہ اس دلیل کو چھوا تک نہیں کہ چونکہ مسلم لیگ کے وکیل اعلیٰ احمدیوں کو ایک اقلیت قرار دیتے ہیں اور مسلمانوں سے الگ سمجھتے ہیں۔ اس لئے گورداسپور ایک غیر مسلم اکثریت کا صوبہ ہے۔ الغرض اس افترا کی مختلف کڑیوں کا اگر موازنہ کیا جائے تو ایک سرسری نظر بھی اس کو بے بنیاد ثابت کرنے کے لئے کافی ہے۔

ہم حیران ہیں کہ آج اڑھائی سال کے بعد احرار کھلی عدالت کی کارروائی کے متعلق ایک انکشاف کرتے ہیں۔ لیکن اگست ۱۹۴۷ء کے اخبارات۔ جن کے نمائندوں کے سامنے یہ سب کارروائی شروع سے آخر تک سر انجام ہوئی۔ وہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی تعریف میں رطب اللسان ہیں کہ آپ نے اس نازک موقعہ پر مسلمانوں کا کیس بہترین طریق پر پیش کیا ہے۔

اخبار نوائے وقت یکم اگست سال ۱۹۴۷ء کی اشاعت میں حسب ذیل نوٹ احراری کذب و افترا کا تار و پود بکھیرنے کے لئے کافی ہے۔

"چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان کی خدمات "حد بندی کمیشن کا اجلاس ختم ہوا ..... چار دن چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے مسلمانوں کی طرف سے نہایت مدلل۔ نہایت فاضلانہ اور نہایت معقول بحث کی۔ کامیابی بخشنا خدا کے ہاتھ میں ہے۔ مگر جس خوبی اور قابلیت کے ساتھ سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے مسلمانوں کا کیس پیش کیا۔ اس سے مسلمانوں کو اتنا اطمینان ضرور ہو گیا۔ کہ ان کی طرف سے حق و انصاف کی بات نہایت مناسب اور احسن طریقہ سے ارباب اختیار تک پہنچا دی گئی ہے۔ سر ظفر اللہ خان صاحب کو کیس کی تیاری کے لئے بہت کم وقت ملا۔ مگر اپنے خلوص اور قابلیت کے باعث انہوں نے اپنا فرض بڑی خوبی سے ادا کیا۔ ہمیں یقین ہے کہ پنجاب کے سارے مسلمان بلا لحاظ عقیدہ ان کے اس کام کے معترف اور شکر گذار ہونگے۔"

(روزنامہ نوائے وقت یکم اگست سال ۱۹۴۷ء) نوائے وقت کے اس نوٹ کے بعد یہ معاملہ اظہر من الشمس ہے۔ کہ بونڈری کمیشن کے سامنے چوہدری صاحب مکرم کی بحث قوم کی صحیح اور احسن نمائندگی کے طور پر ہوئی ہے۔

نقد و نظر (۱) فقہ احمدیہ حصہ اول (۲) فقہ زنانہ مع فتاویٰ احمدیہ حصہ دوم

فقہ احمدیہ حصہ اول و فقہ زنانہ حصہ دوم مع فتاویٰ احمدیہ مؤلفہ حضرت حافظ روشن علی صاحب رضی اللہ عنہ جو فقہی مسائل پر دو مستند تصانیف ہیں۔ ہمیں دیکھنے کا موقعہ ملا۔ فقہ احمدیہ حصہ اول میں پانچ بنائے اسلام یعنی توحید۔ نماز۔ روزہ۔ زکوٰۃ اور حج کے مسائل کا مکمل بیان لکھا گیا ہے۔ جن سے آگاہ ہونا ہر احمدی مرد و عورت کے لئے اشد ضروری ہے۔ کیونکہ ان مسائل سے واقف ہوئے بغیر کوئی مسلمان سچا مسلمان نہیں بن سکتا۔

(۲) فقہ احمدیہ زنانہ حصہ دوم میں اُن تمام مسائل کا بیان اور فقہی ہدایات کا تذکرہ ہے جو مسلمان عورتوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور اس سلسلہ میں نمبر وار دو سو مسئلے اور ایک سو ہدایات۔ اور ایک سو فتاویٰ حضرت مسیح موعود و حضرت خلیفہ اول و حضرت خلیفہ ثانی علیہم السلام درج کئے گئے ہیں۔ ہمارے خیال میں کوئی احمدی گھرانہ ان دونوں کتابوں سے خالی نہیں رہنا چاہیئے۔ نیز دو کتب کی لکھائی۔ چھپائی اور کاغذ عمدہ ہے اور قیمت بھی واجبی یعنی حصہ اول کی بارہ آنہ حصہ دوم کی ڈیڑھ روپیہ ہے

بذریعہ وی پی

حکیم محمد عبد اللطیف شاہد تاجر کتب مین بازار گوالمنڈی لاہور سے منگوا سکتے ہیں:۔

دعائے مغفرت

افسوس مولوی بذل الرحمن صاحب بنگالی برادر اکبر صوفی مطیع الرحمن صاحب سابق مبلغ امریکہ آج مورخہ ۳۱ دسمبر ۱۹۴۹ء کو بوقت تقریباً ۴ ½ بجے اپنے حقیقی مولا سے جا ملے۔ احباب اُن کے بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔ اور یہ کہ اللہ تعالیٰ اُن کے اہل و عیال کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

(حمید المجاہد حامد۔ راولپنڈی)

۲۔ چوہدری طالع مند صاحب گھنوکے ججہ ضلع سیالکوٹ بقضائے الٰہی سے فوت ہو گئے ہیں احباب دعا فرمائیں کہ مرحوم کو اللہ تعالیٰ اعلیٰ رحمت فرماوے (محمد رشید سیکرٹری مال گھنوکے ضلع سیالکوٹ)

پتہ مطلوب ہے!

عبد اللطیف ولد حاکم علی قوم پٹھان عمر ۲۰ سال سکنہ ٹاؤن ٹنگ اوینچا ضلع گوجرانوالہ عرصہ ۵ ماہ سے گم ہے۔ اگر کوئی شخص اس اعلان کو پڑھے تو مجھ کو پتہ دیں کہ میں آکر لے جاؤں۔

درخواست دعا

میرے والد بزرگ چوہدری فیض علی صاحب کوٹلی ضلع گوجرانوالہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے ہیں۔ سخت بیمار ہیں۔ تمام جسم متورم ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے (محمد اسحق ... نو دگرین حافظ آباد منڈی)

تحریک جدید میں مومنین کی شاندار اور قابل تعریف قربانیاں

۳۱ مارچ تک وعدہ کی سالم رقم ادا کرنے والے السّابقون الاوّلون کی صف اوّل میں ہیں

(۱) حضرت مرزا بشیر احمد صاحب لاہور سے لکھتے ہیں۔ آج الفضل میں تحریک جدید سال سولہ کے متعلق اعلان شائع ہؤا ہے۔ میں خدا کے فضل ونصرت پر بھروسہ کرتے ہوئے اس سال کے واسطے اپنی ذات سے ۶۳۵/- روپے کا وعدہ اور عزیزہ امۃ اللطیف سلمہا کی طرف سے ۲۰/- روپے کا وعدہ پیش کرتا ہوں گزشتہ سال سے میرا وعدہ بقدر ۲/- زیادہ ہے۔ یہ محض اللہ تعالےٰ کا فضل اور اس کی ذرہ نوازی ہے۔ کہ گزشتہ قیامت خیز حالات کے باوجود خدا تعالےٰ نے نہ صرف مجھے ہر سال گزشتہ سال سے بڑھ کر وعدہ پیش کرنے کی توفیق دی ہے۔ بلکہ میں خدا کے فضل سے اپنے تمام وعدے پورے بھی کر چکا ہوں۔ اور میرے ذمہ تحریک جدید کا کوئی بقایا نہیں (یہ اللہ تعالےٰ کا فضل ہی ہے کہ آپ کے پندرہ سال کے تمام وعدے پورے ہو چکے جزاکم اللہ احسن الجزاء وکیل المال تحریک جدید) وذالک من اللہ علی وفضلہ ورحمتہ وانا للہ شاکرون

(۲) مہر محمد نواب خان صاحب کشمیر۔ تحریک جدید کے سولہویں سال میں میرا وعدہ ۳۰۰ ہے۔ گزشتہ سال ۲۵۰ روپے تھا۔ رقم انشاء اللہ مارچ ۱۹۵۰ء تک ادا کرونگا۔ (تحریک جدید کے احباب کوشش کریں کہ ان کے وعدوں کی سالم رقوم ۳۱ مارچ ۵۰ء تک ادا ہو جائیں)

(۳) کیپٹن چوہدری عزیز احمد صاحب بہلول پوری مری حضور کی خدمت میں ۲۰۴/- کا وعدہ سولہویں سال کا پیش ہے۔ یہ رقم انشاء اللہ تعالےٰ ۳۱ مارچ تک ادا کرنے کی کوشش کرونگا۔

(۴) عبدالرحیم صاحب پراچہ ملتان۔ اس سال کے لئے میرا وعدہ ۷۷۵ کا ہے۔ میں یہ رقم انشاء اللہ جلد سے جلد ادا کرد‌ونگا۔ حضور دعا فرمائیں۔

(۵) مولوی رشید احمد صاحب بدوملہوی لائلپور۔ قادیان دارالامان کی پاک بستی چھن جانے کے بعد میرا کوئی روزگار اب تک نہیں بن سکا۔ اس لئے میرا چندہ تحریک جدید ہر سال کچھ نہ کچھ بقایا رہتا تھا۔ باوجود کوشش کے ادا نہ کر سکا۔ قرضہ اس ادائیگی میں روک بنتا رہا۔ مگر اللہ تعالےٰ نے محض اپنے فضل سے ایک سامان فرما دیا۔ اور پندرھویں سال تک اپنے وعدے سب ادا کر چکا ہوں۔ اب سولہویں سال کا وعدہ اپنی طرف سے اور والدہ مرحومہ کی طرف سے ۶۰/- کا حضور منظور فرما کر دعا کریں۔

(۶) ایک صاحب لکھتے ہیں۔ حضور خاکسار چودھویں سال تک تو ادا کرتا رہا۔ مگر باوجود کوشش پندرھویں سال کی رقم ادا نہیں کر سکا۔ حضور دو ماہ کی مہلت منظور فرمائیں۔ اور آئندہ سال کا وعدہ ۲۱/۲ سولہویں سال کا براہ راست وعدہ کرنے والے احباب اور جماعتوں کے کارکن کوشش کریں۔ کہ ان وعدوں کی فہرست مکمل ہو کر حضور کے پیش ہو جائے

وکیل المال تحریک جدید

تلاش گمشدہ

میرا لڑکا محمد صدیق ولد رحمت علی آٹھ ماہ سے لاپتہ ہے حلیہ حسب ذیل ہے۔ عمر پندرہ سال رنگ سانولا بایاں بازو کٹا ہؤا۔ اگر کسی صاحب کے علم میں ہو تو ذیل کے پتہ پر اطلاع دیں۔ بمقام گھسیٹ پور چک ۶۹ تحصیل وضلع لائل پور ڈاک خانہ خاص حوالدار رحمت علی کو پہونچا کر شکریہ کا موقعہ دیں۔

ولادت

یکم اور دو جنوری کی درمیانی شب اللہ تعالےٰ نے خاکسار کو پہلی لڑکی عطا فرمائی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔ نیز زچہ کی حالت کے پیش نظر دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار حافظ عطاء الحق دفتر الفضل لاہور

درخواستہائے دعا

(۱) مولوی عبدالرحیم صاحب ابن حضرت مولوی شیر علی صاحب مرحوم کچھ دنوں سے زیادہ بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں (۲) ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب رانجھہ ابن حضرت مولوی شیر علی صاحب مرحوم کی چھوٹی بچی خالدہ بشریٰ عرصہ چار ماہ سے کالی کھانسی کی وجہ سے تکلیف میں ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں : عبداللطیف

دشمن خود لوگوں کے دلوں کو احمدیت کے قریب لا رہا ہے

سالِ نو میں ہر احمدی کو کم از کم ایک نیا احمدی بنانا چاہیئے

دشمنان احمدیت پھر منظم ہونے کے لئے ہنگامہ آرائی کر رہے ہیں۔ جگہ جگہ تبلیغی کانفرنسوں کا ڈھونگ رچایا جا رہا ہے۔ جن کے پردے میں احمدیت کو گالیاں دی جا رہی ہیں اور عوام کو احمدیت کے خلاف اشتعال دلایا جا رہا ہے۔ سابقہ دو تین ماہ میں اضلاع لائل پور سرگودہا۔ ملتان۔ گوجرانوالہ اور لاہور کے متعدد مقامات پر ہمارے خلاف جلسے کئے گئے ہیں اور عوام میں غلط فہمیاں پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

اس مخالفت کا بے شک ایک تاریک پہلو بھی ہے۔ اور وہ یہ کہ متعصب عوام اپنے تعصب میں بڑھ جاتے ہیں۔ اور حق کے قبول کرنے سے زیادہ دور چلے جاتے ہیں۔ مگر اس مخالفت کا دوسرا پہلو اس کے تاریک پہلو سے زیادہ اہم اور نتائج کے لحاظ سے زیادہ پُر امید ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ ایسے احباب جو مولویانہ تکفیر بازی کے پس منظر سے واقف ہیں اور صداقت کو پرکھنے اور قبول کرنے کی ہمت رکھتے ہیں انکے دلوں میں احمدیت کا جذبہ بیدار ہو جاتا ہے۔ اور جب ان پر تحقیق سے الزامات کا جھوٹ ہونا ظاہر ہو جاتا ہے۔ تو وہ احمدیت میں داخل ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ ہڈیارہ ضلع لاہور کے پاس ایک گاؤں میں اسی قسم کا ایک تازہ واقعہ ہؤا ہے۔ بعض "امیر شریعت" قسم کے لوگوں نے وہاں دھواں دھار تقریریں کیں۔ اور احمدیوں کو خوب پیٹ بھر کر گالیاں دیں۔ جس پر بعض شرفاء نے خواہش کی۔ کہ ان الزامات کی اصلیت بتلائی جائے۔ چنانچہ مقامی احمدیوں نے ایک تبلیغی جلسہ میں پیدا کردہ غلط فہمیوں کو دور کرنے کی کوشش کی۔ جس کے نتیجہ میں ایک معزز غیر احمدی دوست جو فوج میں افسر رہ چکے ہیں احمدیت میں داخل ہو گئے۔ اور ان کے بعد جلد ہی اسی گاؤں میں پانچ اور احباب احمدی ہو گئے۔ اور سمجھنے سمجھانے کا یہ سلسلہ وہاں ابھی تک جاری ہے۔

پس سچ جانیئے کہ وہ مسلمان جو اسلام کی غیرت رکھتا ہے۔ اور اسلام کی ترقی میں خواہاں ہے۔ وہ مسلمان جو غور کرنے کا عادی ہے۔ جب کبھی کسی "عالم دین" کی تقریر میں احمدیت کے خلاف مغلظات سنتا ہے۔ تو اس کے دل میں یہ گدگدی پیدا ہوتی ہے۔ کہ کسی طرح دوسری طرف کے خیالات سننے کا بھی موقعہ ملے۔ دشمن تو آئے دن یہ جذبہ لوگوں میں پیدا کرتا رہتا ہے۔ اب آگے ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم اس سے فائدہ اٹھائیں۔ اور ایسے متلاشیان حق کو تلاش کر کے پیدا شدہ غلط فہمیوں کو دُور کریں۔ اگر ہم سچے دل سے اور سچی تڑپ لے کر اس کام میں لگ جائیں گے تو فتح یقیناً ہماری ہے۔ آج جبکہ انقلاب کے بعد ہماری زندگی میں ایک اور سال گزر چکا ہے۔ اور ہم ایک نئے سال میں قدم رکھ رہے ہیں۔ آیئے ہم آنے والے سال میں پیارے اپنے پیارے آقا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے حضور یہ سچا عہد کریں۔ کہ ہم نئے سال میں کم از کم ایک نیا احمدی بنائیں گے۔ اور اپنے بھائیوں کو احمدیت کی نعمت سے متمتع کرینگے یہ کام مشکل نہیں ہے صرف عزم کی ضرورت ہے۔ جس کے ساتھ خدا کی مدد ہو گی۔ اللہ تعالےٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے آمین

انچارج بیعت ربوہ

خدام الاحمدیہ کا بیج

تمام خدام کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ خدام الاحمدیہ کا نشان دکنیت (بیج) تیار ہو گیا ہے۔ جو دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ سے ۲/- فی عدد کے حساب سے منگوایا جا سکتا ہے۔ خرچ ڈاک بذمہ خریدار ہو گا۔

یہ یاد رہے کہ بیج لگانا ہر رکن کے لئے ضروری ہے۔ (نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

گمشدہ کتابیں

۱۲/۹/۴۹ کو صبح کی ۳½ بجے والی گاڑی کے عورتوں والے تھرڈ کلاس کے ڈبہ میں میں نے اپنی کتابوں کا ایک بستہ ایک بہن کو پکڑوایا کہ میری لڑکی کو دیدیں۔ مگر وہ بستہ میری لڑکی کو نہیں ملا۔ اور نہ مجھے لاہور سٹیشن پر گاڑی میں ملا ہے۔ اس میں تفسیر کبیر سورہ یونس سے سورہ کہف تک کی تفسیر۔ حقیقۃ الوحی۔ احمدیہ پاکٹ بک خادم صاحب والی اور دیگر انگریزی کتب تھیں اگر کسی بہن کے پاس وہ بستہ ہے تو بندہ کو مفصلہ ذیل پتہ پر اطلاع بخشیں مشکور ہونگا۔

خاکسار ڈاکٹر غلام مصطفےٰ لال قلعہ وارث روڈ لاہور

اعلان نکاح

صادقہ بیگم بنت چوہدری نعمت علی خان آف سٹرہ حال ملتان کے نکاح کا اعلان پانچ صد روپیہ مہر پر جو الدار کلرک چوہدری شاد احمد خان ظفر گڑھ تنکری حال چک لالہ کے ساتھ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے قبل نماز ظہر مورخہ ۲۹ دسمبر ۱۹۴۹ء کو فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فریقین کے لئے مبارک اور بابرکت فرمائے۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

نوٹس

پبلک کی اطلاع کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے کہ یکم جنوری سنہ ۱۹۵۰ء سے ایک بوگی فرسٹ اور سیکنڈ کلاس اور سرونٹ تھرڈ کلاس کمپارٹمنٹ والی اور ایک بوگی تھرڈ کلاس لگیج اور بریک والی اور پاکستان میل ٹرینوں (۱-اپ-۲-ڈاؤن) سے جو لاہور اور پشاور براستہ اٹک کے درمیان چلتی ہیں۔ منسوخ کر دی گئی ہیں۔ ان کی بجائے ایک بوگی فرسٹ سیکنڈ اور سرونٹ کلاس والی اور ایک بوگی تھرڈ کلاس لگیج اور بریک والی جو اب لاہور اور کوئٹہ کے درمیان چلتی ہیں۔ پشاور کنٹونمنٹ تک اور واپس انہی ٹرینوں کے ساتھ اور اسی تاریخ سے چلا کریں گی۔

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب سب جج چوہدری عزیز احمد صاحب سب جج بہادر درجہ اول گوجر خان

نمبر مقدمہ ۳۱۷ سنہ ۱۹۴۹ء

نیشنل بنک آف لاہور لمیٹڈ مدعی بذریعہ آئی۔ این ملہوترہ منیجر برانچ لاہور

بنام میسرز دیا رام سنگھ امریک سنگھ کمیشن ایجنٹس بیرون سالان گوجر خان مدعا علیہم

دعویٰ دلاپانے مبلغ ۲۰۱۵/۷/۹

بنام میسرز دیا رام سنگھ۔ امریک سنگھ کمیشن ایجنٹس۔ دیا رام سنگھ کمیشن ایجنٹ بھوپندر سنگھ کمیشن ایجنٹ۔ امریک سنگھ کمیشن ایجنٹ گوربخش سنگھ ولد لشن سنگھ گارنٹی بروکر رام سنگھ ولد گنگا سنگھ معرفت میسرز گنگا سنگھ ملک سنگھ سکنائے گوجر خان تحصیل خاص گوجر خان ضلع راولپنڈی مدعا علیہم

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمیان مدعا علیہم مذکوران مندرجہ اشتہار ہذا کے متعلق عدالت کو اطمینان ہو گیا ہے۔ کہ وہ ہندوستان چلے گئے ہیں معمولی طریقہ سے تعمیل نہیں ہو سکتی اسلئے اشتہار ہذا بنام مدعا علیہم مذکوران جاری کیا جاتا ہے کہ اگر مدعا علیہم مذکوران بتاریخ ۲۴ جنوری سنہ ۱۹۵۰ء کو مقام گوجر خان حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہونگے۔ تو ان کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آئے گی۔

آج بتاریخ ۱۶ ماہ دسمبر سنہ ۱۹۴۹ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

مہر عدالت ......

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

باجلاس جناب شیخ محمد اکبر صاحب بی۔ اے آنرز ایل ایل بی پی سی۔ ایس سینئر سب جج بہادر ضلع شیخوپورہ

دعویٰ دیوانی نمبر ۲۳۱ بابت ۱۹۴۹ء

دی ہندوستان کمرشل بنک لمیٹڈ مارکیٹ انارکلی لاہور (مدعی)

بنام

مزروت مل۔ بالک رام جائنٹ ہندو فیملی فرم بذریعہ کرتا دت مل فوڈ گرین مرچنٹ و کمیشن ایجنٹ چوہڑکانہ منڈی (۲) بالک رام۔ دوار کا داس پسران دت مل معرفت مزروت مل بالک رام فوڈ گرین مرچنٹ و کمیشن ایجنٹ چوہڑکانہ منڈی (۱) سری کرشن تلوار اونگ ایجنٹ عطر چند کپور بلڈنگ میکلوڈ روڈ لاہور مدعا علیہم

دعویٰ مبلغ ۲۰۶۰/۲/-

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مدعا علیہم صدر کی نسبت رپورٹ آئی ہے کہ وہ ترک سکونت کر کے بلا پتہ ہندوستان چلے گئے ہیں معمولی طریق سے ان پر تعمیل سمن ہونی مشکل معلوم ہوتی ہے لہذا بذریعہ اخبار ہذا مشتہر کر کے ان کو حکم دیا جاتا ہے کہ وہ بتقرر ۲۳/۱۲/۴۹ اصالتاً۔ وکالتاً یا مختارتاً حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی وجواب دہی مقدمہ کریں ورنہ ان کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائے گی

آج بتاریخ ۳/۱۲/۴۹ بہ ثبت دستخط ہمارے و مہر عدالت کے جاری ہوا

مہر عدالت ......

بعدالت جناب ریاض الدین احمد اسکوائر بی۔ اے ایس صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر گجرات

بمقدمہ رحمان ولد مولو قوم جٹ گوندل ساکن کیلو تحصیل پھالیہ راہن

بنام

دولت رام ولد لدھا رام قوم اروڑہ ساکن کیلو تحصیل پھالیہ مرتہن

درخواست واگذاری اراضی تعدادی ۲ کنال ۱۹ مرلہ واقعہ رقبہ کیلو تحصیل پھالیہ

زیر ایکٹ انتقال اراضی

مقدمہ صدر میں دولت رام مرتہن کی تعمیل نوٹس معمولی طور پر ہونی مشکل ہے۔ کیونکہ مرتہن ہندوستان چلا گیا ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار ہذا اس کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ اگر وہ عدالت ہذا میں بتقرر ۱۷/۱/۵۰ اصالتاً یا مختارتاً حاضر آ کر جواب دہی مقدمہ مذکور نہ کرے گا۔ تو کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جائے گی۔

آج مورخہ ۱۵/۱۲/۴۹ بہ ثبت دستخط ہمارے و مہر عدالت سے جاری کیا گیا

مہر عدالت ......

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

باجلاس شیخ محمد اکبر صاحب بی۔ اے آنرز ایل ایل بی پی سی۔ ایس سینئر سب جج بہادر ضلع شیخوپورہ

دعویٰ دیوانی نمبر ۲۳۳ بابت ۱۹۴۹ء

دی ہندوستان کمرشل بنک لمیٹڈ بخشی مارکیٹ انارکلی لاہور مدعی

بنام

میسرز جواہر سنگھ۔ بکرم سنگھ جائنٹ ہندو فیملی فرم بذریعہ کرتا منیجر جواہر سنگھ عطر چند کپور بلڈنگ میکلوڈ روڈ لاہور (۲) جواہر سنگھ ولد اندر سنگھ کرتا جائنٹ ہندو فیملی فرم جواہر سنگھ۔ بکرم سنگھ عطر چند کپور بلڈنگ میکلوڈ روڈ لاہور (۳) بکرم سنگھ ولد جواہر سنگھ معرفت میسرز جواہر سنگھ بکرم سنگھ عطر چند کپور بلڈنگ میکلوڈ روڈ لاہور (۴) سری کرشن تلوار اونگ ایجنٹ عطر چند کپور بلڈنگ میکلوڈ روڈ لاہور.... مدعا علیہم

دعوے مبلغ ۶۴۲۶۱/۱۴

ہرگاہ مدعا علیہم صدر کی نسبت رپورٹ پیادہ آئی ہے۔ کہ وہ ترک سکونت کر کے بلا پتہ ہندوستان چلے گئے ہیں۔ اس لئے معمولی طریق سے ان پر تعمیل سمن ہونی مشکل معلوم ہوتی ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کر کے مدعا علیہم صدر کو حکم دیا جاتا ہے۔ کہ وہ بتقرر ۲۷/۱/۵۰ اصالتاً۔ وکالتاً یا مختارتاً حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی و جواب دہی مقدمہ کریں۔ ورنہ ان کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائے گی۔

آج بتاریخ ۲۳/۱۲/۴۹ بہ ثبت دستخط ہمارے اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم ....

مہر عدالت ....

ٹنڈر نوٹس

لاہور۔ لائلپور۔ جھنگ۔ بھکر سڑک میل ۵۵ سے ۵۶ اور میل ۶۳ سے ۶۵ جو پانی کے سیلاب سے نقصان زدہ ہیں۔ ان کی مرمت کے ٹنڈر ٹھیکیداران سے ۹ جنوری سنہ ۱۹۵۰ء بوقت تین بجے بعد دوپہر تک مشتہر کے دفتر میں مطلوب ہیں۔ تخمینہ مالیت کام ۱۰۰۰۰/- روپیہ ہے۔ ٹنڈر فارم و دیگر تفصیلات مشتہر کے دفتر سے صبح دس بجے سے پانچ بجے تک کسی کاروباری دن میں حاصل کر سکتے ہیں۔

دستخط (محمد اشرف)

ایگزیکٹو انجنیئر لائلپور پراونشل ڈویژن

لائلپور

باجلاس جناب چوہدری عبدالعزیز صاحب بہادر ایم اے ایل۔ ایل بی پی۔ سی۔ ایس افسر مال بااختیارات اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول ضلع سیالکوٹ

بمقدمہ محبوب عالم ولد غلام مصطفیٰ قوم میانہ بھٹی ساکن بوچھ تحصیل شاہدرہ ضلع شیخوپورہ (مدعی)

بنام

طالب، منیر، غلام قادر۔ غلام حیدر پسران چوہڑ اقوام جٹ ساکنان بولنہ تحصیل پسرور مرتہان اول رحمت ولد نواب قوم... ساکنان بولنہ تحصیل پسرور محمد علی، اکبر علی، سلطان علی پسران حاکم الدین، الہ دین ولد کرم الدین قوم جٹ ساکنان چلکے ڈھینڈسہ تحصیل پسرور مرتہان ثانی: فتح محمد ولد غلام مصطفیٰ قوم میانہ بھٹی ساکن بوچھ تحصیل شاہدرہ ضلع شیخوپورہ مسئول الیہم

دعویٰ فک الرہن

مقدمہ مندرجہ عنوان میں مسئول الیہم مذکوران کو عرصہ سے بذریعہ نوٹس طلب کیا جا رہا ہے۔ مگر وہ دیدہ دانستہ تعمیل سے گریز کرتے ہیں۔ اور پس و پیش ہیں۔ چونکہ ان پر تعمیل معمولی ناممکن ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار ہذا مشتہری عام کرائی جاتی ہے کہ وہ بتقرر ۲۴/۱/۵۰ ہمارے اجلاس میں بمقام کچہری سیالکوٹ بوقت دس بجے صبح اصالتاً یا وکالتاً حاضر آئیں۔ ورنہ ان کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لا کر مقدمہ کا فیصلہ کیا جائے گا۔

آج بہ دستخط ہمارے اور مہر عدالت سے جاری ہوا۔

دستخط حاکم ...

مہر عدالت

بعدالت جناب ریاض الدین احمد اسکوائر بی۔ اے۔ ایس صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر گجرات

بمقدمہ رحمان ولد محکم قوم جٹ رانجھا ساکن کھنب خورد تحصیل پھالیہ - راہن

بنام

خزان سنگھ۔ بڈھا مل۔ تارا سنگھ پسران رام سنگھ قوم اروڑہ ساکنائے کھنب خورد تحصیل پھالیہ مرتہان

درخواست واگذاری اراضی تعدادی ۱۶ کنال واقعہ رقبہ کھنب خورد تحصیل پھالیہ

زیر ایکٹ انتقال اراضی

بمقدمہ صدر میں خزان سنگھ وغیرہ مرتہان کی تعمیل نوٹس معمولی طور پر ہوتی مشکل ہے۔ کیونکہ مرتہان ہندوستان چلے گئے ہیں۔ لہذا بذریعہ اشتہار ہذا ان کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ اگر وہ عدالت ہذا میں اصالتاً یا مختارتاً حاضر ہو کر بتقرر ۹/۱/۵۰ جواب دہی مقدمہ مذکور نہ کرینگے تو کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جائے گی۔

آج مورخہ ۹/۱۲/۴۹ بہ ثبت دستخط ہمارے و مہر عدالت سے جاری ہوا۔

مہر عدالت ......

اگر ہم اسلام کا عملی نمونہ پیش کر کے دُنیا کی صحیح رہنمائی نہ کریں گے تو پھر انسانیت ختم ہو کر رہ جائیگی (نشتر)

آج دُنیا کو پھر اسی انقلاب کی ضرورت ہے جو ساڑھے تیرہ سو قبل آنحضرت صلعم کے ذریعہ رونما ہوا تھا (علاء الدین صدیقی)

لاہور کے شاہی قلعہ میں عید میلاد النبیؐ کی پُر شکوہ تقریب

لاہور ۳ر جنوری کل شہر بھر میں عید میلاد النبی کا جشن نہایت اہتمام سے منایا گیا۔ شہر کے مختلف علاقوں میں جگہ جگہ محفل ہائے میلاد منعقد کی گئیں۔ ۲ بجے بعد دوپہر سوار پولیس، یونیورسٹی او ٹی سی پاسبان، قومی رضاکار اور سکاؤٹس وغیرہ ایک جلوس کی شکل میں مارچ کرتے ہوئے شاہی قلعہ پہنچے۔ جہاں گورنر بہادر کے مشیر اعلیٰ آنریبل ملک محمد انور نے ان کی سلامی لی۔ اس تقریب میں شرکت کے لئے شہر کے قریباً ڈیڑھ لاکھ مسلمان قلعہ کے وسیع و عریض میدان میں جمع تھے پولیس کے خاطر خواہ انتظام کے باوجود مجمع بے قابو ہو جاتا تھا۔ سلامی کی رسم ادا ہو چکی۔ تو عزت مآب سردار عبدالرب نشتر گورنر مغربی پنجاب تشریف لائے اور آپ کی زیر صدارت دیوان عام کی عمارت میں جلسہ سیرۃ کی کارروائی شروع ہوئی۔ جلسہ میں بعض مسلم اور غیر مسلم اصحاب نے بھی حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ علاوہ ازیں ثاقب صاحب زیروی اور حفیظ جالندھری صاحب نے آقائے نامدار حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں نعت اور سلام پڑھ کر حاضرین جلسہ کو بہت محظوظ کیا۔

انسان تباہی کے کنارے پر

گورنر پنجاب عزت مآب سردار عبدالرب نشتر نے اپنی تقریر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا رحمۃ للعالمین ہونا ثابت کرتے ہوئے بتایا۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کمزور قوموں اور انسانیت کے مظلوم طبقوں کے جائز حقوق کا تحفظ فرما کر صحیح معنوں میں ان کی رستگاری فرمائی اور حیاتِ اجتماعی میں حسب مراتب انہیں ایسی باعزت جگہ دلائی۔ جس کے فی الحقیقت وہ مستحق تھے۔ اس طرح حضور نے گویا انسان کو انسانیت کا درجہ عطا کر کے ظلم و تعدی اور فساد کا استیصال فرما دیا۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ آج پھر انسان تباہی کے کنارے پر کھڑا ہے۔ دنیا دو گروہوں میں تقسیم ہو چکی ہے۔ سرمایہ پرست ہے تو کوئی "کتاب سرمایہ" کا پرستار دونوں کے درمیان کشیدگی بڑھتی جا رہی ہے اگر اس نازک وقت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی تعلیم کو عملی رنگ میں پیش کرنے والے گروہوں میں بٹی ہوئی دنیا کی صحیح رہنمائی نہ کی گئی تو پھر انسانیت ختم ہو کر رہ جائے گی۔ بچاؤ کی صرف ایک ہی صورت ہے اور وہ یہ کہ دنیا کو اسلام کا پیغام دیا جائے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم سیرۃ النبی صلعم کی اس تقریب کو محض رسمی طور پر ہی نہ منائیں۔ بلکہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے ضابطہ حیات کو اپنے ملک میں رائج کر کے دوسری اقوام کو بھی اسی راستے پر چلنے کی دعوت دیں۔

اقلیتوں کے ساتھ حسن سلوک

چونکہ اقلیتوں کے نمائندوں نے اپنی تقریروں میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ طیبہ کے اس پہلو پر خاص طور پر روشنی ڈالی تھی جو اقلیتوں کے ساتھ حسن سلوک سے متعلق تھا اسلئے عزت مآب گورنر مغربی پنجاب نے اپنی تقریر کے دوران میں قرآن مجید کی تعلیم اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوہ مبارک کا حوالہ دیتے ہوئے یقین دلایا کہ اقلیتوں کو قرارداد مقاصد پاس ہو جانے کے بعد اپنے تحفظ حقوق کے بارے میں ہر طرح مطمئن رہنا چاہیئے کیونکہ پاکستان میں انشاء اللہ ایسے ہی معاشرے کی بنیاد ڈالی جائے گی۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اور عمل کے عین مطابق ہوتے ہوئے ان کے ان کے حقوق کا سب سے بڑا ضامن ہوگا

انقلابِ حقیقی کی ضرورت

مشیر اعلیٰ علاء الدین صدیقی اور آنریبل ملک محمد انور نے اپنی تقریروں میں حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالنے کے بعد موجودہ زمانے میں اخلاقی و روحانی پستی کا درد بھرے الفاظ میں تذکرہ کیا۔ مولانا صدیقی نے حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کو آفتابِ عالمتاب سے تشبیہہ دے کر بتایا کہ کس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے سے دنیا کی تمام ظلمتیں مٹ گئیں۔ اور تمام جہان آپ کے وجود کی برکت سے بقعہ نور بن گیا۔ تقریر کے اختتام پر انہوں نے زمانہ کی موجودہ حالت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا آج وہی سیاہیاں اور ظلمتیں پھر چھائی ہوئی ہیں۔ جن کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل دور دورہ تھا اس لئے دنیا کو آج پھر اسی انقلاب حقیقی کی ضرورت ہے جو ساڑھے تیرہ سو سال قبل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کی لائی ہوئی تعلیم کے ذریعہ دنیا میں رونما ہوا تھا

آنریبل ملک محمد انور نے فرمایا کہ کیا مت پر ہمارا ایمان محض رسمی ہے۔ اگر ہمارا ایمان یقین محکم کا درجہ رکھتا ہے۔ تو پھر ہم اس بدعملی کا شکار نہیں ہو سکتے۔ جو بد قسمتی سے ہمیں اپنے اندر نظر آ رہی ہے۔ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ملت کی خاطر بے لوث خدمات سر انجام دینے کی پرزور تلقین فرمائی۔

قیام امن کا واحد ذریعہ

اقلیتوں کے نمائندوں نے جن میں پارسیوں اینگلو انڈین کمیونٹی عیسائی اور ہندو حضرات کی طرف سے علی الترتیب مسٹر ڈلشاچالا، مسٹر سی۔ ای گبن۔ ریورنڈ نجم الدین اور ڈاکٹر سیٹھ شامل تھے۔ اپنی تقریروں میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے آپ کی تعلیم کے ان پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ جو توحید باری تعالےٰ اور اخوت سے متعلق تھے۔ نیز انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا غیر قوموں اور اقلیتوں کے ساتھ حسن سلوک کا ذکر کر کے اس بات کا اقرار کیا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چل کر ہی دنیا میں اس حقیقی امن اور چین کا دور دورہ ہو سکتا ہے۔ جو فی زمانہ بالکل مفقود ہے۔ (اسٹاف رپورٹر)

سرگودہا میں کیوبہ کھانڈ کا نرخ

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب شاہ پور نے سرگودہا کے لئے کیوبہ کھانڈ کے تھوک و پرچون نرخ بالترتیب ۳۱ روپیہ ۲ آنے ۹ پائی — ۳۱ روپے ۱۰ آنے ۹ پائی مقرر کئے ہیں۔ بھلوال۔ خوشاب۔ نوشہرہ۔ ساہیوال اور نور پور تھل کے تھوک بیوپاری علی الترتیب ۱ روپیہ ۶ آنے ۹ پائی — ۱ روپے ۲ آنے ۰ پائی، ۱ روپیہ ۱۴ آنے ۰ پائی — ۲ روپے ۱ آنہ ۰ پائی اور ۲ روپے ۲ آنے ۰ پائی ان نرخوں کے علاوہ وصول کرینگے تمام ضلع کے ڈیپو ہولڈر ہر پانچ ماہ کے لئے فاصلہ یا کسی حصہ کے لئے موازی ۲ آنے فی من اس قیمت پر اضافہ طلب کر سکتے ہیں۔ جس قیمت پر وہ تھوک دوکانداروں سے کھانڈ خریدیں ؟ ۴ چنگی کے محاصل اسکے علاوہ ہوں گے۔

روس میں داخلی بے اطمینانی بڑھ رہی ہے

لندن ۳ر جنوری۔ سیاسی مبصرین کا عادت کا جائزہ لیتے ہوئے یہ خیال ہے کہ ایسے آثار نظر آ رہے ہیں۔ جن سے پتہ چلتا ہے کہ روس تینوا ئم کے خلاف بیرونی جدوجہد کے ساتھ ہی ویٹ یونین کے عوام کی بڑھتی ہوئی بے اطمینانی کے داخلی مسئلہ کا مقابلہ بھی کرنا پڑ رہا ہے۔

اگرچہ کریملن موجودہ پنج سالہ منصوبہ کے ماتحت شاندار تعمیری اسکیمیں مرتب کرتا چلا جا رہا ہے۔ لیکن انہیں کہا جاتا ہے کہ جنگ ختم ہونے پر دلچسپی معیار کی جس قدر ترقی کی امید تھی۔ وہ پوری نہ ہو سکنے کی وجہ سے مزید مشقت کے مطالبہ پر بے اطمینانی پیدا ہو رہی ہے اور صنعتی رفتار میں دلچسپی کم اور توجہ مفقود ہوتی جا رہی ہے۔ جس کا بین ثبوت یہ ہے کہ تیاری اعداد و شمار کی اس سطح پر نہیں پہنچ سکی ہے۔ جملہ ماہرین کے خیال کے مطابق ہونی چاہیئے تھی۔

یقین کیا جاتا ہے کہ مستقبل کے لئے کام کا مضبوط ارادہ پیدا کرنے کی ذمہ داری سوادلوف کو سونپی گئی ہے۔ جس کا اصل کام یہ ہوگا۔ کہ محنت کشوں میں "سست کاری" کے بے ساختہ جذبے کا تدارک کریں۔

کہا جاتا ہے کہ سب سے زیادہ نقصان پارچہ بافی کی صنعت کو ہوا ہے۔ جو دیسے بھی مشنری اور فنکاروں کی وجہ سے مشکلات سے دوچار ہے۔ (رسٹار)

جوہری کرنوں سے حفاظت کا سوال

لندن ۳ر جنوری۔ اطلاع وصول ہوئی ہے۔ کہ برطانوی وزارت سپلائی ایک ایسے مرکب کی جانچ کر رہی ہے۔ جسکے متعلق دعویٰ کیا گیا ہے کہ وہ انسانی جسم کو مہلک جوہری کرنوں سے محفوظ رکھ سکتا ہے جس جگہ جوہری بم گرا ہو۔ وہاں کے امدادی دستے اور دوسرے کام کرنے والوں کے لئے لباس میں استعمال کرنے کے علاوہ اس نئے مرکب کو ہوائی حملہ کی تمام پناہ گاہوں میں بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔

کہا جاتا ہے کہ یہ اپنے اوپر پڑھنے والی جوہری کرنوں کو جذب کر لیتا ہے اور اپنے سے گذرنے نہیں دیتا۔ یہ جوہری بم دھماکہ کی زد سے باہر کے اشخاص کو بھی مجروح کرنے کے علاوہ دھماکہ کے بعد ہفتہ بھر تک باقی رہتی ہے کہا جاتا ہے کہ اس نئے مصالحہ کو پلاسٹک تیار کرنے والی ایک کمپنی نے بنایا ہے (رسٹار)